## سلسلۂ نباتات قرآن (قسط 8)

# ضَرِیْع

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

اس خاردار درخت یا گھاس کا ذکر سورۃ الغاشیہ کی آیات ۶ اور ۷ میں آیا ہے:

﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝﴾

© rasailojaraid.com

''خاردار سوکھی گھاس کے سوا کوئی کھانا اُن کے لئے نہ ہوگا' جو نہ موٹا کرے نہ بھوک مٹائے۔''

قرآنِ مجید میں جہنم کے لوگوں کے کھانے کے لیے کہیں فرمایا گیا ہے کہ ''زَقُّوم' دیا جائے گا' کہیں ارشاد ہوا ہے کہ ان کے لیے غِسلین (زخموں کے دھوون) کے سوا کوئی کھانا نہ ہوگا' اور ان آیات میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ انہیں خاردار سوکھی گھاس کے سوا کچھ کھانے کو نہ ملے گا۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اپنی تفسیر ''تفہیم القرآن'' میں لکھتے ہیں:

''ان بیانات میں درحقیقت کوئی تضاد نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جہنم کے بہت سے درجے ہوں گے' جن میں مختلف قسم کے مجرمین اپنے جرائم کے لحاظ سے ڈالے جائیں گے اور مختلف قسم کے عذاب اُن کو دیے جائیں گے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ زقوم کھانے سے بچنا چاہیں گے تو ان کو غِسلین ملے گا۔ اُس سے بھی بچنا چاہیں گے تو خاردار گھاس کے سوا کچھ نہ پائیں گے۔ غرض کوئی مرغوب غذا بہرحال انہیں نصیب نہ ہوگی۔''

یہ تشریح بالکل واضح ہے اور تمام مفسرین کی بھی یہی رائے ہے۔ البتہ مفتی محمد شفیعؒ نے ''معارف القرآن'' میں مزید وضاحت کرتے ہوئے قرطبی' عکرمہ اور مجاہد کے حوالے سے لکھا ہے:

''اہل جہنم کو کھانے کے لئے ضَرِیع کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ ضریع دُنیا میں ایک خاص قسم کی خاردار گھاس ہے جو زمین پر پھیلتی ہے۔ کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا' بدبودار

© rasailojaraid.com

زہریلی کانٹوں والی ہے''۔

''یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ گھاس' درخت تو آگ سے جل جانے والی چیزیں ہیں' جہنم میں یہ کیسے رہیں گی؟ کیونکہ جس خالق و مالک نے ان کو دنیا میں پانی اور ہوا سے پالا ہے' اس کو یہ بھی قدرت ہے کہ جہنم میں ان درختوں کی غذا آگ ہی بنا دے' وہ اسی سے پھلیں پھولیں''۔

مولانا صاحب مزید لکھتے ہیں:

''قرآن میں اہل جہنم کی غذا کے بارے میں مختلف چیزوں کا ذکر آیا ہے۔ اس آیت میں ضَریع اُن کی غذا ابتلائی ہے۔ دوسری جگہ زقوم اور تیسری جگہ غِسلین' تو اس آیت میں جو حَصر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اہل جہنم کو کوئی غذا بجز ضریع کے نہ دی جائے گی' یہ حَصر بمقابلہ اس غذا کے ہے جو کھانے کے لائق' خوشگوار' جزو بدن بننے والی ہو اور ضریع بطور مثال کے لایا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اہلِ جہنم کو کھانے کے لائق کوئی غذا نہیں ملے گی بلکہ ضریع جیسی تکلیف دہ مضر چیزیں دی جائیں گی' اس لیے ضریع میں حَصر مقصود نہیں' بلکہ زقوم اور غِسلین بھی ضریع میں شامل ہیں۔ قرطبی نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ جہنم کے مختلف طبقات میں ان کی غذائیں مختلف ہوں' کہیں ضریع' کہیں زقوم' کہیں غِسلین''۔

''بعض کفارِ مکہ نے جب یہ آیت سنی تو کہنے لگے کہ ہمارے اونٹ تو ضریع کھا کر خوب فربہ ہو جاتے ہیں' ان کے جواب میں اگلی آیت میں فرمایا کہ جہنم کے ضریع کو دنیا کے ضریع پر قیاس نہ کرو۔ وہاں کے ضریع سے نہ فربہی پیدا ہوگی اور نہ بھوک سے نجات ملے گی''۔

ہم نے ''زَقُّوم'' (تھوہر) کی وضاحت میں جو مضمون لکھا تھا اور جو ''سلسلۂ نباتاتِ قرآن'' کے تحت ''حکمتِ قرآن'' کے شمارہ بابت فروری ۲۰۰۵ء میں شاملِ اشاعت تھا' وہی وضاحت ''ضریع'' پر بھی صادق آتی ہے۔

---

سلسلۂ نباتاتِ قرآن کے تحت ''حکمت قرآن'' بابت جون ۲۰۰۵ء میں ''سِدرہ'' کے بارے میں جو مضمون شائع ہوا تھا اس پر ایک مخلصانہ تنقیدی خط پروفیسر خورشید عالم صاحب کا موصول ہوا ہے جس سے ''سِدرہ'' درخت پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ پروفیسر صاحب کا خط یہاں نقل کیا جا رہا ہے:

(باقی صفحہ 44 پر)

© rasailojaraid.com